



اردو

مذال نمر ۱:

اور روڑ

خلاصہ

مصنف کا نام: علام جلال حس

اس سارے جس محسن اور بوہان کا ترکر
کر رہے ہیں وہ عاماً فیض اپنے معلوم بیوتا ہے
اور وہ صاف روڑ یہ چل رہا تھا۔ ویاں اسے کوئی
بچے کھلے یوچے نکل آئے ہیں اور وہ اپنیں بتکتے
دیتا ہے ہیاں ٹگ دے یہ دیاں سے شہما کر دے جائے
ہیں۔ صرداشت لکرنے والے بوہان یہ بالے سے
بچتے یوچے ہیں ہماریں باریک موجود ہیں اس خ
بادا ہمیں رنگ کا اور روڑ کوڑ ہیں دیکھا کھا۔ کوت کے کاح
ہیں شہرت رنگ کا ارہ کھلا کلا ملاب ڈھنگی یوچا
کھا۔ سہر یہ سبز بیٹ کھی اور گلے میں سبلک اس
گلو بنز کھا۔ وہ ہمیں دیاں دیگھ صدا ایک جمعو خ
سے گتابیں کے اسئیاں پر رکا بھر لیکھ چالیں داں
کی دکان یہ چلا کھا۔ اس کے بعد وہ ہمیں کورڈ کی
عادت کے ساتھ سے گزرنے لگا۔ اپنے کے بھر
دیاں سے ایک لوری آئی اور اسی شخص کو
روزتے سبھ نعل گھنی لوری کے ڈرائیور کو
لعا کر کر کر اس کی لوری کی نزد ہیں آں
ہے لیکن وہ اندر ہمیرے ہاتھ ایجادتے سبھ
عساں سے نعل گھا۔ لیکن یعنی لگے لہ کوئی
لعدی کا خبر نہ کرو لیکن ”کوئی فائدہ نہ



سدا - اس نوجوان کو سیاست
اسے دیکھو کر نہ سکتے کیونکہ اسے ابھی
گھر کا معلوم یہاں ہے۔

یہ اس نوجوان کا فلک بزرگ تو اس نے
قیام پر تک نہ ہے بلکہ اسے افروز ہوتا ہے تو اندر
پھر اسے پہنچنے کیا ہے۔ دعویٰ یہ ہے اور
یہ پہنچ پڑانا سوچنے کیا ہے۔ اس سب کے دوران
وہ نوجوان صریح ہے۔ اس کے ادد کو کوئی بے شکر
کی لگتی ہے بلکہ فہرست بنائی گئی لیکن اس
فہرست میں اس کی بیانی کی جو موڑی ہے اسی کی
کیونکہ وہ حادثہ کے دلائل میں نہیں گرفتار
ہے جلی تھی۔

سوال نمبر 2: معاہدہ

(دو دوست این چاہت ہیں مگر گفتگو میں)

عاصم: اسلام علیکم اسی بھائی ہے میں آپ کو

حسن: میں تھیک ہمارے ہوں!

عاصم: یہی تھیں عالم کا علی کیسا جاریا ہے؟

حسن: میں بھی گذشت کر رہا ہوں اور اساترہ
میں بھر بور میں کر رہے ہیں۔

عاصم: اساترہ سے بصر تعظیم رائے علائی ملے رہے
تو مستقبل سفر جائے گا۔



امراجم
وہ سنوار بانصب یوتا ہے۔ یہم تھمل سے تھصل دھم
کی نوشش نہیں کئے تھے مساتھ فرش یو ارٹ نہ
کا فزانہ باندھ کئے

عامر: بلکہ ارب پیلا ذینہ اور قریبہ سے استاد محروم
کے نہانے تک یعنی فیض کا۔

پس دراصل دریا، پھوس کی بے ادھر لی وجہ سے
اسانہ ناران یوتا ہے میں اور پھر بڑی حالت
ان کے فیض سے محروم رہتے ہیں۔

عامر: اسما یہ ہے۔

پس: استاد در تسلیم کہ سفارت ہے میں۔ استادہ عظیم عوام
تسلیل دیے۔ میں۔

عامر: یورے میں ہے۔ اس استاد ائمہ عمالت میں پلا جائے
ترجم بھی امرام سے کھدا یوتا ہے۔

پس: خلیفہ یا بدن الم شیر کے دوئون بیٹے امن اور سامن
بعد از عاز اپنے استاد کے جو تے سیریعہ کرتے تو
اور خلیفہ نے اس بات یہ رشک سما رک کہ خلیفہ
وقت کے فرزنا استار کے جو تے سیریعہ کرتے ہیں۔

عامر: سکندر اعظم یہ ران نے لیا ہوا کہ میرا باب مجھے آسمان
سے ذہن میں ایسا امر ہے استاد نے مجھے دوبارہ آسمان
میں پہنچا دیا۔

پس: نلعل قدریقت ہے۔ استاد وہ سمجھوں ہے جو بلذیں
کچھ بیسجی میں مر دین ہے۔



عامر: صدرت اس امر کی ہے اہ معاشرت اصلاح اور نسل
نفیلی تربیت کے دعائیں جو صاف میں روایہ عمل تھے
ان کو بحال لیا جائے۔ نسل نوکر تربیت میں
والدین م اساتذہ مسجد اور معاشرت میں مل کر کم کردار
کرتے تھے۔

حسن: مدخل ہے اہ افراد والدین م اساتذہ اور
بڑوں کے ادب کو ایمپریٹ حاصل ہو۔

عامر: بیلکل درست۔ ان سب میں اصل کمزاز استاد ہا یہ تو ہے

حسن: یہ ہے اجھے خیر لانے کا کردار بھی میں استاد ہا یہ جمع
اجما انسان بنانے میں بھی اصل کمزاز ان کا ہے۔

عامر: میں ہے اصل درجہ سے حاصل کرنے میں بھی اصل کمزاز
میں استاذ ہا ہے۔ میں ترانے کے ساتھ ادب
سے جمعکرنا ہے۔

حسن: یہ میں ان کا سب اہم رام لوتا جائیں ہے۔ یہ سعادت ہے
لیے سب کو کرتے ہیں

عامر: اجما بھائی گھبینڈی بھی گئی۔ استاد حساب آنے والے ہیں۔
ان کے آنے سے ہیلے ہی کتابیں گول لیتے ہیں۔

حسن: بیلکل ان کے دھنور خالد میں بھی ادیس ہے۔ اب
سے اچھی لفظی رہیں۔

عامر: اللہ آب لو حاصیاب کرے اور سلامت رکھی

حسن: آئیں ایک کو بھی۔



اردو

فلاحتہ سوال نمبر: مستقبل کی حلک

کفر دے دفعن کی بات یہ مسلمانوں کی حریانیاں رہنگی اور علات بدل جائیں گے۔ فورداری کی روش حق کی سربازی کا سب سے بڑی ہے نئے افراد کے آنے سے آزادی کی لعشن بھٹکنے گئی۔
 ہلکت اسلامیہ میں محمد نزنوی اور الی ارسلان سے چاہیر پیدا یون گے ہادیوں کا قلم لعلکوں میں آزادی کا دریہ پیدا کر کے کاریور کے نواحی میا تی نظام کا خاتمہ ہو کا لدر الشہاد فخر خوار یوجانہ کام یعنی اور صہار بیک آواز آزادی کا نعروہ بلند کریں گے ہیزد سان جو راد اکب دی ہے یہ دارالاہم بن جاتی ہے اس متبلی کے اس عمل میں ہمارا بڑا امتحان ہی ہے یوہا۔
 یہ بزر محض مسلمانوں کو صحت کرنا کی خلک نہیں ہے ریا رکھے ہے حقیقت ہے اور ہے دا یہ دنوں میں ہمے ہخالفین بھی ہمے مدقق کی تائید کریں گے۔